رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ھُو

الفضل

یوم شنبہ

جلد ۲ | ۲۹ ہجرت ۱۳۲۷ ھش | ۱۹ رجب ۱۳۶۷ھ | ۲۹ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۲۱

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "

قیمت

فی پرچہ ۱ر

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۸ ہجرت سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور ضعف کیوجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

فیلڈ مارشل سمٹس وزارت عظمےٰ کے عہدے سے مستعفی ہوگئے

کیپ ٹاؤن ۲۸ مئی۔ عام انتخابات میں شکست کھا جانے کے بعد جنوبی افریقہ کے وزیراعظم فیلڈ مارشل سمٹس نے گورنر جنرل کے پاس اپنا استعفےٰ پیش کردیا ہے۔ ملک میں نیشنلسٹ پارٹی برسراقتدار آگئی ہے۔ چنانچہ اس کے لیڈر ڈاکٹر ملان اب نئی حکومت بنائیں گے۔ نیشنلسٹ پارٹی نے کل ۷۰ نشستیں جیتی ہیں۔ ان کے علاوہ اسے افریقن پارٹی کے ۹ ممبروں کی حمایت بھی حاصل ہے اس کے برخلاف فیلڈ مارشل سمٹس کی پارٹی (یونائیٹڈ پارٹی) نے صرف ۶۵ نشستیں حاصل کی ہیں۔ مزید براں ۶ لیبر اور ۳ افریقن ممبروں کی ہمنوائی بھی اسے حاصل ہے۔ ان انتخابات میں دس لاکھ سے زیادہ افراد نے حصہ لیا۔ اس مرتبہ فیلڈ مارشل سمٹس اس حلقہ انتخاب سے کامیاب نہ ہوسکے جہیں انکا گھر ہے آپ اس علاقہ کی گذشتہ ۲۴ سال سے نمائندگی کررہے تھے۔ آپکے مدمقابل نے ۲۲۴ ووٹ زیادہ حاصل کئے۔

ممتاز دولتانہ اور شوکت حیات نے صوبائی وزارت سے استعفیٰ دیدیا

لاہور ۲۸ مئی۔ میاں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات خاں نے مغربی پنجاب کی وزارت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ مغربی پنجاب میں وزارتی الجھن عرصہ سے چلی آرہی تھی۔ جسے سلجھانے کی بہت کوشش کی گئی۔ اور اس سلسلے میں وزراء مغربی پنجاب کئی بار پاکستان کے دارالحکومت بھی تشریف لے گئے۔ لیکن یہ الجھن خاطرخواہ طریق پر دور نہ ہوسکی اور بالآخر دو وزراء کے مستعفی ہونے پر منتج ہوئی۔ میاں ممتاز دولتانہ اور سردار شوکت حیات نے اپنے مستعفی ہونیکی وجوہات پر مشتمل علیحدہ علیحدہ بیان دئے ہیں۔ میاں ممتاز دولتانہ نے کہا ہے کہ حکومت کے سامنے کوئی واضح پروگرام نہیں اور یہی وجہ ہے کہ نظم ونسق میں یکجہتی نہیں ہے۔ نیز وزارت کا تعلق صوبائی مسلم لیگ سے بالکل منقطع ہوگیا ہے۔ جس سے دونوں کو نقصان پہنچ رہا ہے لہٰذا ان حالات میں میں نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ میں مستعفی ہوجاؤں

قائداعظم سے خان قلات کی ملاقات

کوئٹہ ۲۸ مئی قائداعظم محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے آج خان قلات کو شرف ملاقات بخشا یہ ملاقات نصف گھنٹے تک جاری رہی۔

گڑھی حبیب اللہ پر بمباری کیخلاف پاکستان کا احتجاج

راولپنڈی ۲۸ مئی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بدھ کے روز ہندوستانی طیاروں نے پاکستانی علاقے میں داخل ہو کر گڑھی حبیب اللہ پر جو بمباری کی تھی حکومت پاکستان کے جنرل ہیڈ کوارٹرز نے اسکے خلاف ہندوستان کے کمانڈر انچیف سے زبردست احتجاج کیا ہے۔ نیز ایسے انتظامات کردئے گئے ہیں کہ آئندہ حملہ کرنیوالے اپنے کئے کی سزا پائے بغیر بچکر واپس نہ جاسکیں

امریکہ اسرائیلی حکومت کو قرضہ نہیں دیگا

نیویارک ۲۸ مئی امریکہ کے صدر ٹرومین نے اس خبر کو غلط بتایا ہے کہ امریکہ نے یہودیوں کی اسرائیلی حکومت کو ۹ کروڑ ڈالر قرض دینے کا وعدہ کیا ہے۔ نیز انہوں نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں ہتھیار وغیرہ بھیجنے پر پابندی ہٹانیکا دارومدار سلامتی کونسل کے فیصلہ پر ہے کہ وہ اس معاملہ میں کیا رویہ اختیار کرتی ہے

مسٹر غلام محمد کی نامزدگی

کراچی ۲۸ مئی مجلس دستور ساز کی رکنیت سے مسٹر حسن اصفہانی کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے جو نشست خالی ہوئی تھی۔ اس کے ضمنی انتخاب کے لئے پاکستان مسلم لیگ نے اپنی طرف سے مسٹر غلام محمد وزیر خزانہ کو بطور امیدوار نامزد کیا ہے۔

مشرقی بنگال کی وزارت میں توسیع

ڈھاکہ ۲۸ مئی مشرقی بنگال کی وزارت میں تین نئے وزیر لئے گئے ہیں اب وزراء کی تعداد سات کی بجائے دس ہوگئی ہے۔ نئے وزراء کے نام عبدالمطلب ملک، رفیع الدین احمد اور طفیل علی ہیں لیبر اور ڈاک وغیرہ کے محکمے کا چارج رفیع الدین احمد کو دیا گیا ہے عبدالمطلب ملک وزیر بے محکمہ ہوں گے۔

نوشہرہ کے علاقہ میں ایک اہم چوکی پر آزاد فوج کا قبضہ

تراڑکھل ۲۸ مئی۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آج نوشہرہ کے علاقے میں آزاد فوجوں نے دشمن کی ایک نہایت اہم چوکی پر قبضہ کرلیا ہے۔ جہاں دیگر سامان کیساتھ چھوٹی توپوں کے ۷۷ گولے ان کے ہاتھ لگے ہیں۔ علاوہ ازیں آزاد فوجوں نے دو حفاظتی چوکیوں پر بھی کامیاب حملے کئے جموں کے علاقے میں ہندوستانی فوج نے ایک گاؤں پر حملہ کیا۔ لیکن اسے پیچھے دھکیل دیا گیا۔ اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ راجوری کے علاقے میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے کارکن شدید قسم کی جارحانہ کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

فلسطین میں صلح کے متعلق روسی اور برطانوی تجاویز

لیک سکسیس ۲۸ مئی۔ فلسطین کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے آج رات پھر سلامتی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں معاملات کو سلجھانے کے لئے دو نئی تجاویز پر غور ہوگا۔ ان میں سے ایک روس کی طرف سے پیش کی گئی ہے اور دوسری برطانیہ کی طرف سے روس نے اپنی تجویز میں کہا ہے کہ یہودیوں اور عربوں سے کہا جائے کہ وہ ۳۶ گھنٹے کے اندر اندر لڑائی بند کردیں۔ کیونکہ منشور کی دفعہ ۳۹ کے ماتحت موجودہ صورت حال کو امن عالم کے لئے خطرہ کا باعث سمجھا جاسکتا ہے۔ برطانوی ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ ایک ماہ کے لئے عربوں اور یہودیوں کے درمیان صلح کرادی جائے۔ اور دونوں کو بیرونی ممالک سے ہتھیاروں وغیرہ کی مدد نہ پہنچنے دی جائے۔ اور اس عرصہ میں کونسل کے مقرر کردہ ثالث وہاں پہنچ کر مستقل سمجھوتہ کے لئے سفارشات تیار کریں۔ اگر اسلحہ وغیرہ بھیجنے کی ممانعت کا فیصلہ ہوا۔ تو برطانیہ شرق اردن مصر اور عراق کو اسلحہ وغیرہ بھیجنا بند کردے گا۔ اور شرق اردن کی فوج کے برطانوی افسروں کو واپس بلالے گا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

انڈونیشی عوام کی جنگِ آزادی پر ایک نظر

(مرتبہ ثاقب زیروی)

آج ہم اپنے قارئین کو اُس خطے کی جدوجہد آزادی کے متعلق معلومات بہم پہنچانا چاہتے ہیں جس کی سات کروڑ آبادی کا نوّے فیصدی حصّہ مسلمان ہے۔ اور جو اپنی بہترین پیداوار اور سدا بہار سرسبز باغات کی وجہ سے ہمیشہ ولندیزی سامراج کے تجربوں کا تختۂ مشق بنا رہا۔

"انڈونیشیا" "انڈو" اور "نیشیا" کے دو یونانی الفاظ سے مرکب ہے جس کے معنے ہیں جزائر الہند آجکل اس سے مراد سابق ولندیزی جزائر شرق الہند لئے جاتے ہیں۔ جو ۳۰۰۰ سے زائد جزائر پر مشتمل ہیں۔ ان میں جاوا۔ سماٹرا۔ سلیبز مولوکس اور بورنیو کے جزیروں کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

انڈونیشیا کی زرخیز پیداوار دُنیا کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہی ہے کیونکہ اس کی زرخیزی سے خود انڈونیشی عوام محروم ہیں بیچارہ انڈونیشی محض ایک مزدور ہے۔ جس کی محنت کا پھل دوسرے کھاتے ہیں۔ اور ستّر فی صدی زرعی مزدوروں کو صرف ایک پیالہ چاول اور سوکھی مچھلی یا چٹنی پر قناعت کرنی پڑتی ہے۔ خوردنی اشیاء میں سے چاول۔ جو اور ساگودانہ اور نباتاتی پیداوار میں ربڑ۔ گرم مصالحہ۔ لونگ چھالیہ اور ناریل مشہور ہیں۔ چائے۔ گنا۔ سنکونہ اور کافی کی کاشت بھی ہوتی ہے اس کے علاوہ پیٹرول۔ لوہا۔ چاندی اور ہیرے بھی پائے جاتے ہیں۔

تحریکِ آزادی کا آغاز

انڈونیشیا کی تحریک آزادی کی منظم شکل سب سے پہلی دفعہ ۱۹۰۸ء میں منظر عام پر آئی۔ اور ۱۹۱۲ء میں اس تحریک نے اپنا آخری نصب العین مکمل آزادی قرار دیا۔ گو انقلاب رُوس کا بھی کچھ اثر عوام پر پڑا۔ ترک موالات کی لہر ملک میں دوڑ گئی۔ سٹرائکیں ہوئیں۔ ولندیزوں سے تصادم ہوئے۔ اور متعدد جانباز جیلوں میں بھی بند کر دئے گئے۔ لیکن حکومت کے تشدد سے ۱۹۲۷ء میں یہ طوفان عارضی طور پر فرو سا ہو گیا۔ ہالینڈ سے جب کچھ انڈونیشی طلبہ نے تحصیل علم کے بعد وطن لوٹ کر اس تحریک کا جائزہ لیا تو انہیں معلوم ہوا۔ کہ یہ چنگاری پوری طرح بجھی نہیں تھی۔ چنانچہ انہوں نے اُسے نئے سرے سے ہوا دی۔ اس نازک موقع پر آزادی کی ڈگمگاتی ہوئی کشتی کو سنبھالنے کا سہرا فی الواقعہ انہی طلبہ کے سر پر ہے۔

ڈاکٹر سکارنو کی سرگرمیاں

۱۹۲۷ء کے آخر میں ڈاکٹر سکارنو نے جمعیت محبان انڈونیشیا کی بنیاد ڈالی۔ اور اپنی قابلیت۔ زعیمانہ صلاحیت اور بے مثل خطابت کے ذریعے انڈونیشی عوام کو متحد و متفق کر کے ایک محاذ پر اکٹھا کر دیا۔ ۱۹۲۸ء میں عام شیرازہ بندی شروع ہو گئی۔ اور تمام جماعتیں اسی ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئیں۔ جس سے حکومت بوکھلا اٹھی۔ چنانچہ ڈاکٹر سکارنو کو گرفتار کر لیا گیا۔ ڈاکٹر سکارنو کی غیر حاضری میں ڈاکٹر محمد حطاء محبان آزادی کی قیادت کرتے رہے لیکن ان کی سرگرمیاں پھلنے پھولنے نہ دی گئیں۔ حکومت نے نئے قوانین نافذ کئے۔ اور ڈاکٹر حطاء اور اُن کے رفقاء کو جلا وطن کر دیا گیا۔ ڈاکٹر سکارنو ۱۹۳۲ء میں رہا ہو کر جیل سے باہر آئے۔ اُس وقت آزادی کے دعویدار دو پارٹیوں میں بٹ چکے تھے۔ ایک کا نام پارٹنڈو انڈونیشین تھا۔ اور دوسری پارٹی کا نام پیڈیڈکن نیشنل انڈونیشیا۔ ڈاکٹر سکارنو اوّل الذکر پارٹی میں شامل ہوئے۔ اور ۱۹۳۳ء میں باقاعدہ اس پارٹی کے صدر منتخب ہوئے لیکن بہت جلد یعنی ۱۹۳۵ء ہی میں انہیں جزیرہ فلورس میں نظر بند کر دیا گیا جہاں سے انہیں جزیرہ سماٹرا کے شہر بنکولین میں منتقل کر دیا گیا۔

۱۹۳۹ء میں ایک نئی پارٹی GAPI معرضِ وجود میں آئی۔ جس نے حکومت سے نمائندہ پارلیمنٹ کا مطالبہ کیا۔ ۱۹۴۲ء میں جاپانیوں نے بھی اتحادیوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دئے تو ڈاکٹر سکارنو اور اُن کے ساتھیوں نے ملک جمہوریۂ انڈونیشیا قائم کی اور ملک کے تمام انتظامی امور پر قابض ہونے کے بعد امن و امان کیلئے باقاعدہ پولیس کا انتظام کر دیا گیا۔

آزادی کے چھ ہفتے

جاپانیوں کے ہتھیار ڈالنے کے بعد سے کر جاوا میں اتحادی فوجوں کے اُترنے کا عرصہ چھ ہفتے کا تھا جس میں انڈونیشیا والوں نے مکمل آزادی کا سانس لیا۔ انہی چھ ہفتوں نہ جانے انکے دلوں میں کونسی بجلیاں بھر دی تھیں۔ کہ وہ آزادی کو برقرار رکھنے کیلئے سردھڑ کی بازی لگانے پر اُدھار کھائے بیٹھے ہیں اور آج تک بیش قیمت قربانیاں دے رہے ہیں۔

لیکن ولندیزی حکومت اس آزادی کو کیونکر برداشت کر سکتی تھی۔ اُس نے فوراً امریکی ہتھیاروں سے لیس اور انگریزوں سے تربیت یافتہ فوجیں میدان میں اُتار دیں۔ انگریزوں نے سمجھوتے کی کوشش کی مگر ناکام رہے اور ولندیزی اپنی جارحانہ کارروائیوں سے اُس وقت تک باز نہ آئے۔ جب تک تمام دُنیا کی حُرّیت پسند رائے عامہ نے انہیں لنگا جاتی کا معاہدہ کرنے پر مجبور نہ کر دیا اس معاہدے کی رُو سے جاوا۔ سماٹرا اور مدورا کی آزادی کو بجنسہٖ تسلیم کر لیا گیا ایک قرارداد کے ذریعے طے پایا کہ آزاد اور خودمختار انڈونیشیا قائم ہو۔ جو ریاستہائے متحدہ انڈونیشیا کے نام سے موسوم ہو۔ اور کہ اس کا قیام جمہوریہ انڈونیشیا اور حکومت ہالینڈ کی باہمی اور مشترکہ کوششوں سے عمل میں آئے۔

ولندیزیوں کو اس کی ہو بہو شکل کیونکر راس آ سکتی تھی۔ لہذا اُنہوں نے اس کی شرائط کی تاویلیں کرنا شروع کیں بین الاقوامی رائے ولندیزی تاویلوں کے خلاف تھی۔ لہذا جب اُس نے انصاف پسند دُنیا کی ہمدردیاں حق پسند انڈونیشین کے ساتھ دیکھیں تو طوعاً وکرہاً دستخط کر ہی دئے لیکن اندر ہی اندر ریشہ دوانیاں تیز کر دیں۔ بورنیو اور سلیبز کے جزائر میں قومی اقتدار کو ختم کر کے کٹھ پتلی ریاستیں قائم کر دیں۔ معاہدے کی رُو سے فوجوں میں کمی لازمی تھی۔ لیکن ولندیزیوں نے علی الرغم اپنی فوجیں بڑھا لیں۔ جاوا کے تین اور سماٹرا کے دو مشہور شہروں پر قبضہ کر لیا۔ جاوا اور سماٹرا کے اردگرد بحری ناکہ بندی کی گرفت کو سخت کر دیا۔ اور پارچہ جات وادویات کی ضروری اشیاء کی درآمد روک دی۔

معاہدے کی خلاف ورزی

اسی پر بس نہیں فوجی طاقت کی مضبوطی کے بعد انہوں نے از سر نو لنگا جاتی معاہدے کی شرائط کی من مانی تاویلوں کا مجموعہ از سر نو کھڑا کر دیا۔ اور کھلم کھلا حملے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ حملے کی وجہ وہی استعماری قوتوں والا حربہ تھا۔ کہ جمہوریۂ انڈونیشیا کے ارباب حل وعقد حکومت کی اہلیت نہیں رکھتے۔ انڈونیشین نے اختلافات دُور کرنے کی جتنی بھی تجویزیں پیش کیں۔ انہیں نوک پائے استحقار سے ٹھکرا دیا گیا۔

ہر طرف سے ناکامی پا کر انڈونیشین نے حفاظتی کونسل کا در عدل کھٹکھٹایا۔ حفاظتی کونسل نے فوراً لڑائی بند کر دینے کا حکم صادر کیا۔ لیکن ہالینڈ والوں نے دونوں حکمنامے تین دن تک روکے رکھے اور اس عرصے میں مشہور شہروں اور علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ بعض مقامات پر وہ ستّر میل تک آگے بڑھ گئے حفاظتی کونسل لڑائی بند کرنے کے احکام جاری کر رہی لیکن ہالینڈ والوں نے یہ کہہ کر اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں کہ حفاظتی کونسل کا فیصلہ ماننا یا نامنظور کرنا ہمارا اختیاری فعل ہے۔

بالآخر اس سیاسی جمود وتعطل کو دُور کرنے کے لئے معاہدہ رینویل عمل میں لایا گیا۔ جسکی مشہور قرارداد یہ تھی۔ کہ متحدہ ریاستہائے انڈونیشیا کو نمائندگی حاصل ہوگی۔ لیکن ولندیزیوں نے ۹ مارچ ۴۸ء کو عارضی حکومت بنالی اور جمہوریۂ انڈونیشیا کو دعوت ہی نہ دی۔

اس حکومت میں ۱۸ شعبے قائم کئے گئے۔ جن میں سے جنگ۔ رسل و رسائل اقتصادیات جہاز رانی اور مالیات جیسے ۹ اہم شعبے خود اپنے قبضے میں رکھے۔ جمہوریۂ انڈونیشیا نے اس کے خلاف احتجاج کیا۔ کیونکہ قومی حکومت میں کسی غیر قوم کا دخل ایک بے معنی چیز ہے۔ حکومت انڈونیشیا اس وجہ سے بھی اس عارضی حکومت میں شامل نہ ہو سکی۔ کیونکہ اس میں اسکی خودمختاری کے ختم ہو جانے اور بیرونی تعلقات کے منقطع ہو جانے کا اندیشہ تھا

القصہ ایک طرف ولندیزی سامراجیوں کا استبداد اور رائے عامہ کو مسموم کرنے کی کوشش جاری رہی۔ اور دوسری طرف جانباز انڈونیشی اپنے ملک وقوم کی آزادی کی حفاظت کے لئے سردھڑ کی بازی لگائے۔ مصروفِ پیکار رہے حتی کہ وہ شہنشاہیت کی ملمع کاری کو بے نقاب کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور کھرا کھوٹا الگ کر کے ساری آزادی پسند دنیا کی ہمدردیاں حاصل کر لیں۔

احمدی محبوسین سندھ کیلئے دُعا کی درخواست

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان واقفین ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ انکے مقدمہ کے فیصلہ کی آخری تاریخ ۲۷ جون ۴۸ء ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان واقفین کی باعزت رہائی کیلئے خاص طور پر دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انکی یہ مصیبت ٹال دے اور انہیں باعزت بری کرے۔

روزنامہ الفضل
۲۹ مئی ۱۹۴۸ء

غلط فہمی

چند دن ہوئے لوکل انگریزی معاصر سول اینڈ ملٹری گزٹ میں اس کے اپنے نامہ نگار کی طرف سے ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ "مودودی صاحب نے پشاور میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا ہے کہ پاکستان کے باشندوں کا کشمیر کی جنگ میں حصہ لینا جہاد نہیں ہے۔ جب تک کہ حکومت پاکستان جہاد کا اعلان نہ کرے"۔ ہم نے اس رپورٹ کو بوجوہات، غلط خیال کیا تھا۔ اس لئے ہم نے اس پر رائے زنی نہیں کی تھی۔ اب انقلاب میں جماعت اسلامی لاہور کے قیم طفیل محمد صاحب کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ واقعی رپورٹ غلط فہمی پر مبنی تھی۔ طفیل محمد صاحب اپنے مکتوب میں صحیح واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اصل واقعہ یہ ہے کہ مولانا نے اس مسئلے کے متعلق پشاور میں یا کسی دوسری جگہ کوئی تقریر نہیں فرمائی۔ مولانا کے گزشتہ دنوں کے قیام پشاور کے دوران میں ایک کشمیری صاحب ان سے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں بہت سے سوالات کئے۔ ان میں سے ایک سوال یہ بھی تھا۔ کہ آیا جنگ کشمیر جہاد ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں مولانا نے فرمایا۔ کہ جہاں تک ریاست جموں وکشمیر کے مسلمان باشندوں کا تعلق ہے۔ ان کے لئے یہ جنگ جہاد کے حکم میں ہے۔ کیونکہ ریاست نے ان پر ظلم وستم کیا۔ انہیں مٹانے اور جلاوطن کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر انڈین یونین اپنی فوجیں لے کر ان پر حملہ آور ہو گئی۔ اس کے خلاف یہ مظلوم لوگ اپنی جانوں ومال اور آبرو کی حفاظت کے لئے لڑتے کا اخلاقی قانونی اور شرعی ہر لحاظ سے جواز رکھتے ہیں۔ لیکن جہاں تک اہل پاکستان کا تعلق ہے وہ اپنے مظلوم بھائیوں کے ساتھ خواہ کتنی ہی ہمدردی رکھتے ہوں۔ بہرحال وہ اس جنگ میں حصہ لینے کا شرعاً اور اخلاقاً کوئی حق نہیں رکھتے کیونکہ ان کی نمائندہ حکومت کا حکومت ہند سے معاہدہ قائم ہے، اور اس نے باقاعدہ اعلان جنگ نہیں کیا ہے پاکستان کے شہریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی حکومت کے کئے ہوئے معاہدات کی خلاف ورزی سے پرہیز کریں"۔

اگر واقعی مودودی صاحب نے یہ الفاظ کہے ہیں تو ہمیں ان الفاظ کے آخری حصہ سے مغالطہ پڑ جانے کا اندیشہ ہے جس کو ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مودودی صاحب انڈین یونین سے کشمیر کا الحاق قانوناً اور اخلاقاً صحیح سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یو۔ این۔ او میں اس الحاق کو قطعاً صحیح تسلیم نہیں کیا گیا۔ یو۔ این۔ او کی حفاظتی مجلس نے اگر الحاق کو صحیح تصور کیا ہوتا۔ تو وہ ہرگز وہ تجویز منظور نہ کرتی۔ جو استصواب رائے کے متعلق اس نے منظور کی ہے۔ خود انڈین یونین نے اپنے بیان میں جو الحاق کے بارے میں دیا تھا۔ اس میں اس نے صاف طور پر یہ کہا تھا۔ کہ وہ محض کشمیر میں امن قائم کرنے کے لئے دخل اندازی کر رہی ہے۔ امن قائم کرنے کے بعد وہ استصواب رائے کے ذریعہ فیصلہ کرائیگی۔ کہ آیا کشمیر ہند یونین سے الحاق کرنا چاہتا ہے۔ یا پاکستان سے۔

اس سے ظاہر ہے اس وقت انڈین یونین کی کشمیر میں دخل اندازی قانوناً اور اخلاقاً صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ انڈین یونین نے ریاستوں کے الحاق کے متعلق جو اصول خود وضع کیا ہے وہ یہی ہے کہ باشندگان ریاست کے فیصلہ پر الحاق کا مسئلہ طے کیا جائے۔ اس لحاظ سے انڈین یونین کی کشمیر کی جنگ میں دخل اندازی اس طرح قانوناً اور اخلاقاً ناجائز ہے۔ جس طرح کشمیر کے باشندوں کے علاوہ کسی دوسرے کی دخل اندازی ناجائز تصور کی جائے۔ بلکہ اگر قبائلی اقوام کشمیر کی جنگ میں کشمیر کے لوگوں کی دعوت پر ان کی مدد کر رہی ہیں۔ تو ایک طرح سے یہ انڈین یونین کے اپنے وضع کردہ اصول کے مطابق جائز ہونی چاہیئے۔ کیونکہ کشمیر کی اکثریت ان کو امداد کے لئے بلا رہی ہے۔ کم از کم قبائلیوں کی پوزیشن انڈین یونین کی پوزیشن سے کسی طرح ممیز نہیں کی جا سکتی۔ انڈین یونین ایک ظالم حکمران کی مدد اکثریت کے خلاف کر رہی ہے۔ قبائلی کمزور اور مظلوم اکثریت کی امداد ظالم حکمران کے خلاف کر رہے ہیں۔ جس صورت میں کہ انڈین یونین کو امن قائم کرنے کا حق ہے۔ اسی طرح قبائیلوں یا دوسروں کو حق ہے۔

حکومت پاکستان نے انڈین یونین کی دخل اندازی کو قطعاً جائز تسلیم نہیں کیا۔ اور اس کے خیال میں اس کی دخل اندازی اکثریت پر ظلم عظیم ہے۔ اس وقت کشمیر میں جنگ کی تمام باگ ڈور انڈین یونین کے ہاتھ میں ہے۔ مہاراجہ جموں وکشمیر کی فوجیں محض انڈین یونین کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہیں۔ اس لئے اس جنگ کے صحیح حصہ کا یعنی جو مہاراجہ جموں اپنی ریاست میں انتظام کے لئے کرنا چاہے۔ اس کے غلط حصہ یعنی انڈین یونین کی فوجی کارروائی سے امتیاز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چونکہ تمام جنگ کی اب انڈین یونین ہی ذمہ وار ہے۔ اس لئے کشمیر کی اکثریت کے خلاف یہ جنگ سراسر ناجائز ہے اگر انڈین یونین اس طرح ناجائز طور پر کشمیر کے معاملات میں دخل انداز نہ ہوتی۔ تو شاید صرف مہاراجہ کے خلاف بیرونی لوگوں کی امداد غلط تصور کی جا سکتی۔ لیکن مہاراجہ تو دراصل اکثریت کے سامنے ہتھیار ڈال چکا ہوا ہے۔ اب جنگ کی نوعیت سراسر انڈین یونین کی بیجا دخل اندازی سے وہ نہیں رہتی۔ جو صرف مہاراجہ کی فوجی کارروائی کی صورت میں ہوتی۔

پاکستان انڈین یونین سے جنگ چھیڑنا نہیں چاہتا۔ جس طرح وہ اس کی کئی ایک دوسری زیادتیوں کو برداشت کرتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح وہ اس زیادتی کو بھی برداشت کر رہا ہے۔ ورنہ پاکستان ہرگز کشمیر میں انڈین یونین کی دخل اندازی کو جائز نہیں سمجھتا۔ جس طرح کہ یو۔ این۔ او اور تمام دنیا جائز نہیں سمجھتی۔

ہمارے خیال میں پاکستان کی یہ پالیسی نہایت شریفانہ اور دانشمندانہ ہے۔ اگرچہ اس کو اس کی پالیسی کی وجہ سے بہت سا مالی اور دیگر نقصان ہوا ہے۔ لیکن اس نے اپنی تحمل اور بردباری کی پالیسی سے دنیا کے منصف مزاج حصہ کی ہمدردیاں ضرور اپنے ساتھ کر لی ہیں۔ اور بنیادی نقطہ نظر سے بھی ہند یونین کو اپنی بے انصافیوں کی وجہ سے بدنامی ضرور برداشت کرنا پڑی ہے۔

لیکن چونکہ کشمیر میں انڈین یونین کی پوزیشن کسی قانونی بنیاد پر قائم نہیں۔ اس لئے اس کی حیثیت کشمیر میں رہی ہے۔ جو وہ "حملہ آوروں" کو دے رہی ہے۔ اس لئے وہاں اس سے کسی دوسری حکومت کے باشندے کا جنگ آزما ہونا کسی ایسے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کہلا سکتا جو اس حکومت کا انڈین یونین کے ساتھ قائم ہے۔

خود غرض لوگ

معاصر نوائے وقت نے "ایک انتباہ" کے زیر عنوان ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء کی اشاعت میں مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ کہ

"اگر اسلامی حکومت کا مطالبہ کرنے والوں میں ایسے لوگ بھی شامل ہیں یا ہو گئے ہیں۔ جنہیں اصل مقصد سے کوئی محبت نہیں۔ بلکہ ان کا مقصد اپنے لئے لیڈری حاصل کرنا یا قوم میں انتشار پھیلانا ہے۔ تو ان لوگوں کی طرف سے مطالبہ قیام حکومت اسلامی کی تائید دراصل اس مطالبہ کے مخالفوں کے لئے وجہ تقویت ثابت ہوگی"۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک سچا مسلمان نہ صرف پاکستان میں بلکہ تمام دنیا میں اسلامی حکومت کے قیام کا جذبہ رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ معاصر نے فرمایا ہے۔ اگر اسلامی قانون کے مطالبہ کا نعرہ محض بعض غرض مند آدمی بھی اپنی اغراض حاصل کرنے کے لئے لگا رہے ہیں۔ اور ان کا مقصد ایک "مقدس مقصد" سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہو ہے تو ہمیں ایسے لوگوں کو ان لوگوں سے جدا کرنا پڑیگا۔ جو صحیح طور پر سچے اسلامی جذبہ کے ماتحت ایسا مطالبہ کرتے رہیں۔ کتنی حیرانی کی بات ہے۔ کہ وہ لوگ جو کل تک اسلامی ملک پاکستان کے سخت دشمن تھے۔ اور مسلم لیگ کو ووٹ دینا بھی خلاف تدین سمجھتے تھے۔ آج جبکہ پاکستان ان کی کوشش کے علی الرغم بن گیا ہے۔ تو وہی لوگ اب مطالبہ کرنے میں سب سے پیش پیش نظر آتے ہیں

دراصل ان لوگوں کا مقصد جیسا کہ معاصر نوائے وقت نے کہا ہے صرف اس قدر ہے۔ کہ کسی طرح انکی لیڈری کی دوکان چل نکلے۔ ان لوگوں کی غرض ملک میں گڑبڑ مچا کر اپنا الو سیدھا کرنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں۔ سادہ دل مسلمانوں کو [illegible]

احمدیت کا شجر

از حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

سونیوالو یہ وقتِ خواب نہیں
آنکھیں کھولو اٹھو بنو ہشیار
جن عذابوں سے ہے ہوُا ویراں
ان عذابوں کا آنا بند نہیں
توبہ کرلو گنہ سے باز آؤ
آؤ آؤ کہ در کھلا ہے ابھی
اپنے خالق سے مغفرت مانگو
مانو اس کو جو آیا ہے مامور
ساری دنیا کا ہے وہی موعود
یہ زمانہ ہے اس کی آمد کا
سب ہی کہتے یہ ہے زماں اس کا
ساری دنیا کو تھا پیار اس کا
سب ہی کہتے کہ اب وہ آئے گا
اس کا انصاف بے ریا ہوگا
علم و حکمت کا ہوگا بحرِ محیط
ساری قوموں کا وہ حَکَم ہوگا
اس کے آنے سے رب جہاں بدلے
اس جہاں کا نیا نظام ہوُا
آگیا جب تو اس سے دور ہوئے
سب سے اول مکفّر و اعداء
دل میں نقشہ تھا انکے شاہی کا
کھولے وہ دل سے ابتدا اسکی
ابتدا ہر نبی کی غربت ہے
دیکھیں عیسٰے کو جو غریب آیا
ابتدا دیکھی انتہا بھی دیکھ
پھر نبیٔ عرب کی ہجرت دیکھ
ابتدا یہ ہے اور آخر دیکھ
بادشاہوں کے ہوگئے وہ شاہ
سب رسولوں کے واسطے دستور
احمدیت بھی جیت جائے گی
احمدیت کا بیج جو بویا
جب اگا بڑھ رہا ہے وہ
اک شجر ہے وہ اب ہے روضۂ تام
اس کے شیریں ثمر جو کھاتے ہیں
احمدیت نشانِ قدرت ہے
اس قدر آندھیاں چلیں اسپر
ساری قومیں اٹھیں بجوشِ جفا
اک سمندر تھا ہر طرف یہ غضب
گر نہ امدادِ خدا ہوتا
لیک ہر حادثۂ دہر شرت

جاگو جاگو کہ تم دو اب نہیں
غفلتیں چھوڑ دو کہ ہیں بیکار
یہ جہاں اس سے کیوں نہیں ترساں
دور جب تک دلوں کا گند نہیں
پیش مولا کے بصد نیاز آؤ۔
اپنے مولا سے فیض پاؤ سبھی
اور جنت کی منزلت مانگو
ہے خدا اور نبی کا نائب و نور
ہے مسیح اور مہدیٔ معہود
دور ہے یہ مسیح احمد کا
اور یہ یہ عیاں نشاں اس کا
ساری قوموں کو انتظار اس کا
ساری دنیا کو حق دکھائے گا
فیصلہ اس کا دل ربا ہوگا
ہر کلام اس کا خوش بیان و بسیط
فیصلہ ہیں وہ یک قلم ہوگا
یہ زمین اور آسماں بدلے
بہترین دیں کا انتظام ہوُا
اور گریزاں بصد نفور ہوئے
ہوگئے راہ نما ہی علماء
اور تصور تھا بادشاہی کا
یاد رکھ لی تھی انتہا اس کی
انتہا لیک تاج و عزت ہے
ابتلا سے سرِ صلیب آیا
اس پہ دنیا ہوئی فدا بھی دیکھ
اور صحابہ کی پھر معیت دیکھ
تخت کسرٰے و تاج قیصر دیکھ
جب پڑھا لا الٰہ الا اللہ
ہے خدا سے یہی کہ ہے مشہور
ضعف جائے گا قوت آئے گی
کون کہتا ہے وہ گیا کھویا
بڑھتے بڑھتے شجر بنا ہے وہ
اس کی خوشبو سے مست اہلِ مشام
لطف اس سے وہی اٹھاتے ہیں
شامل اس کے اسی سے نصرت ہے
حملے اس پر کیے ہر اک عنصر
تا مٹا دیں اسے بجزم فنا
اور دشمن تھے لوگ رب کے سب
کب سے یہ سلسلہ فنا ہوتا
کھا داس کی نبی بصد برکت

جو بھی ہم پر ہے ابتلا آیا
ہے یہ تمحیص ہر نہفتہ کی
آسماں پر ہے جوشِ نصرت کا
جوشِ غیرت وہ اب دکھائے گا
ربّ افواج لے کے فوجوں کو
لمن الملک کا نہ بجے گا کوس
وقت نزدیک ہے کہ سب اقوام

حق سے وہ وقت اصطفا آیا
تا ہو پہچان خام و پختہ کی
پاس حق کو ہے اپنی عزت کا
جو ہے باطل اسے مٹائے گا
اب دکھائے گا اپنی موجوں کو
ہوگی دنیا یہ دین کی پابوس
احمدیت کو سمجھیں اک انعام

بادشہ بھی بچشم وا ہونگے
احمدیت پہ سب فدا ہونگے

کم از کم مظاہرہ ایمان یہ ہے کہ ہر ایک شخص جس نے اب تک وصیّت نہیں کی۔ وصیّت کردے ؀

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین مورخہ ۲۸ ہجرت ۱۳۲۷ھ

(نظارت بیت المال)

”امید نہیں تحریک جدید جیسی آسان اور سہل تحریک

پھر جماعت میں جاری ہو“

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :۔

”تحریک جدید بھی نیکی کے ...... عظیم الشان مواقع میں سے ایک بہت بڑا موقعہ ہوا ہے۔ اور امید نہیں کہ آئندہ ایسی شان کے ساتھ ایسی آسان اور سہل تحریک جس میں کثرت سے لوگ شامل ہوسکیں۔ پھر جماعت میں جاری ہو۔ اور اگر آئندہ کوئی تحریک جاری کی گئی۔ تو وہ ایسی سہل نہیں ہوگی۔ بلکہ اسے سخت مشکل بنادیا جائے گا۔ اور اس میں تلخیاں کثرت سے پیدا کردی جائینگی۔ تاکہ ان تلخیوں اور مشکلات کو اٹھا کر ہی ان بعد میں آنے والوں کو تمہارے برابر ثواب حاصل ہوسکے۔ بہرحال آج جس سہولت اور آسانی سے لوگ اس عظیم الشان تحریک میں حصہ لے کر اپنے رب کو راضی کرسکتے ہیں۔ اس سہولت اور آسانی سے وہ کسی اور تحریک میں شامل نہیں ہوسکیں گے۔“

کیا آپ تحریک جدید میں شامل ہیں ؟ اگر نہیں تو آج ہی حضرت اقدس کے حضور اپنا وعدہ ارسال فرمائیں۔ وگرنہ یہ نہ ہو۔ کہ آپ کو بعد میں پچھتانا پڑے۔ وعدہ آپ کی ماہوار آمد کے کم از کم نصف کے برابر ہونا چاہیئے۔ اور زیادہ جس قدر اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ یہ وعدہ آپ کو ۳۰ نومبر تک پورا کرنا ہوگا۔

عبدالرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید

تفسیر کبیر کی جلد اول عنقریب شائع ہورہی ہے

تفسیر کبیر جلد اول جو کہ پارہ اول کے نو رکوعات پر مشتمل ہے عنقریب شائع ہونے والی ہے۔ کاغذ کی کمیابی کی وجہ سے یہ تفسیر تھوڑی تعداد میں چھپوائی گئی ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پیشگی رقوم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ لاہور میں جمع کرواکر نسخہ ریزرو کرالیں تا بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔ اور خریداری کا اولین حق بھی ان اصحاب کا ہوگا۔ جو پیشگی رقم جمع کراچکے ہوں گے۔

قیمت مجلد پانچ روپے آٹھ آنے غیر مجلد ۵ روپے

دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ جودھامل بلڈنگ لاہور

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو ؀

احمدیت کی ترقی!

(از مکرم صاحبزادہ مرزا عباس احمد صاحب)

احمدیت کی ترقی کے دو مفہوم لئے جاسکتے ہیں اوّل یہ مراد لیا جائے۔ کہ احمدیت کی تعلیم جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کشتی نوح یا دوسری جگہ بیان فرمایا۔ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے قلوب میں گھر کر جائے۔ اور ان کے افکار گفتار اور اعمال اسی تعلیم کے مطابق ظہور کریں۔ دوئم یہ مراد لیا جائے کہ احمدی کہلانے والوں کی دنیا میں کثرت ہو جائے۔ اور انہیں دنیاوی دبدبہ اور شان و شوکت حاصل ہو جائے۔

اوّل الذکر مفہوم کے مطابق ترقی عظیم الشان نعمت ہے۔ اگر یہ حاصل ہو جائے تو اس سے دنیا کے بہت سارے فسادات مٹ سکتے ہیں۔ موخر الذکر مفہوم کے مطابق احمدیت کی ترقی گو ایک نعمت ہے۔ لیکن یہ ایسی نعمت نہیں جس کی ساری دنیا طمع کرے۔ اس سے محدود چند لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ اور وہ یہ ہوگا۔ کہ احمدیت پر ایمان والوں کی جو فی زمانہ مشکلات ہیں۔ ان میں قدرے تخفیف ہو جائے گی۔

اصل ترقی جس کی دنیا کو حرص ہو سکتی ہے وہ اسی صورت میں ہے۔ جب کہ احمدیت کی تعلیم کی حکومت لوگوں کے دلوں میں قائم ہو جائے اور ان کے افکار و گفتار اور اعمال اسی تعلیم کے مطابق ظاہر ہوں۔

آج احمدیت کی مخالفت صرف عقائد کی وجہ سے ہے۔ اس تعلیم کی وجہ سے نہیں جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ یہ تعلیم وہی ہے۔ جو قرآن شریف بیان کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اپنے متبعین کے سامنے دہرایا ہے۔ لیکن صرف ایک خصوصیت کے ساتھ اور وہ یہ کہ آپ نے اس حصہ تعلیم پر زیادہ زور دیا ہے۔ جو زمانہ کے حالات اور اس کی بیماریوں کے پیش نظر زیادہ ضروری تھی۔ آپ نے فرمایا یہ وہ خوبصورت اسلامی تعلیم ہے۔ جو طلب حرز اور کشتی ہے اس شخص کے لئے جو اس پر عمل کرے۔ آپ نے فرمایا اس زمانہ میں جو گمراہی کا سیلاب دنیا میں آیا ہے۔ ہم تب اس سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جب کہ اس تعلیم پر عمل کریں۔ آپ نے تعلیم کو وہ کشتی قرار دیا۔ جو اس سیلاب سے مسلمانوں کو بچا سکتی ہے۔

یہ وہ تعلیم ہے جس سے ہر قسم کا ظلم دنیا سے مٹایا جا سکتا ہے۔ خواہ وہ قولاً ہو فعلاً۔ دشنام دہی سے دل دکھانے سے غیبت سے چغلی سے غرضیکہ ہر اس قول اور فعل سے جس سے کسی بھائی کو بلاوجہ تکلیف پہنچتی ہے۔ روکا جاتا ہے۔ دنیا کی اقتصادی بدحالی دور کی جاتی۔ غریب اور امیر کا امتیاز کم سے کم کیا جاتا۔ رعایا کو حقوق دیئے جاتے۔ آقا اور نوکر کے تعلقات استوار اور انصاف اور رحم پر مبنی کئے جاتے ہیں۔

مارکس اور اسلام کی تعلیم میں یہ عظیم فرق ہے۔ کہ مارکس نے تو صرف اقتصادی بدحالی کو دیکھا اور اس کی وجہ سے غریبوں پر جو ظلم ہو رہا تھا اس کو دور کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اسلامی تعلیم کے بھیجنے والے کی وسیع نظر میں نہ صرف اقتصادی بدحالی ہی دنیا کے دکھ کا باعث ہو رہی تھی۔ بلکہ اور قسم کے بواعث بھی تھے۔ جو کینہ اور بغض دلوں میں پیدا کرتے۔ اور اس طرح آپس کے تعلقات خراب کرتے اور کئی قسم کے ظلموں کا دروازہ کھولتے تھے۔ اس لئے اسلام نے یہ سب بواعث جو کینہ اور بغض پیدا کرنے والے تھے سدود کئے اور ہر ظلم سے خواہ وہ قولاً ہو یا فعلاً اپنے متبعین کو روکا۔ نہ صرف یہ بلکہ صلح اور آشتی پر اس قدر زور دیا۔ کہ فرمایا سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کینہ نہ رکھو۔ بلکہ جلد صلح کی طرف قدم بڑھاؤ اور ہر وقت اپنے بھائی کی خیر خواہی چاہتے رہو۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں بھی پیش کر دی جائے۔ کیونکہ جس خوبصورتی کے ساتھ آپ نے اسے پیش کیا ہے۔ اس طرح کسی دوسرے کے لئے پیش کرنا مشکل ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے۔ جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو.......

تم ریاکاری کے ساتھ اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی.........

خدا چاہتا ہے تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں.... وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ تا تم بخشے جاؤ.........

تم اگر چاہتے ہو۔ کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو۔ تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

یہ وہ تعلیم ہے۔ جس پر عمل کرنے سے بنی نوع انسان کے آپس کے تعلقات صحیح طور پر درست ہو سکتے ہیں۔ اور یہ وہ تعلیم ہے۔ جس پر عمل کرنا احمدیت کی ترقی کے مترادف ہے۔ جتنی یہ تعلیم لوگوں کے دلوں میں گھر کرتی جائے گی۔ اتنا ہی ہم کہہ سکیں گے۔ احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے۔ جس پر عمل کر کے ہم دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ابھی احمدی کہلانے والے بھی بہت ہی کم ہیں۔ جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ کتنے ہیں جن کے دل کینوں سے پاک ہیں کتنے ہیں جو بلاوجہ کسی کا دل نہیں دکھاتے۔ جو غیبت نہیں کرتے۔ تکبر نہیں کرتے۔ بڑے ہو کر چھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرتے ہیں کتنے ہیں جو اپنے بھائیوں کی بھلائی کے لئے کوشاں رہتے ہیں فعل سے ظلم کرنے والے تو ہم میں کم ہوں گے۔ لیکن کتنے ہیں جو قول سے ظلم نہیں کرتے۔ اور گالی گلوچ اور دکھ پہنچانے والی بات سے اجتناب کرتے ہیں پھر کتنے ہیں جو غریبوں کی بھلائی چاہتے ہیں۔ نادار بے کس کا سہارا ہیں۔ اور کتنے ہیں جو اپنے احمدی بھائی کو ایسا سمجھتے ہیں۔ جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی۔ ہم میں سے بہت ہیں جو نوکروں کو ان کے حقوق نہیں دیتے۔ ہم میں سے بہت کثرت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو بھائی کے لئے وہی نہیں پسند کرتے جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ ان سب باتوں کے نہ ہوتے ہوئے ہم کس طرح امید کر سکتے ہیں۔ کہ دنیا ہماری طرف توجہ کرے مارکسزم کے متعلق دنیا کہتی ہے۔ کہ اسے روس میں آزمایا جا رہا ہے۔ تا معلوم کیا جائے کہ یہ قابل عمل ہے یا نہیں۔ اگر مارکسزم وہاں کامیاب ہو گئی۔ تو دنیا کہے گی۔ کہ وہ قابل عمل ہے۔ اسی طرح احمدیت کے متعلق دنیا کو کہنے کا حق حاصل ہے۔ کہ وہ قابل عمل ہے یا نہیں۔ دنیا کا کوئی معقول انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ تعلیم اچھی نہیں۔ لیکن سوال صرف یہ ہے۔ کہ یہ قابل عمل ہے یا نہیں۔ اگر قابل عمل ہے تو عمل کر کے بھی بتانا پڑے گا کہ قابل عمل ہے۔

جب ہم ترقی احمدیت کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اس وقت ہمیں اس مفہوم کو ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ جو ترقی احمدیت سے دراصل مراد ہے۔ کیونکہ حقیقی ترقی یہی ہے۔ احمدیت جب دنیا میں اس رنگ میں آئے گی۔ تبھی دنیا کو فائدہ پہنچا سکے گی:-

---

پتہ مطلوب ہے

(۱) منشی شہاب الدین صاحب برادر ڈاکٹر فتح دین صاحب محلہ دار السعتہ قادیان (۲) حلیمہ بیگم زوجہ منشی شہاب الدین صاحب ملازم ریاست سنگرور (۳) منشی رمضان علی صاحب محلہ دار السعتہ قادیان (۴) غلام رسول صاحب کارکن میک ورکس قادیان (۶) سردار محمد آف کھارا (۵) قاضی غلام نبی سابق سٹور کیپر میک ورکس حال ساکن شوگرہ مل ملونڈی رام والی ضلع گوجرانوالہ

ایک ضروری اور قابل توجہ مکتوب

یہ خط نہایت ضروری ہے۔ احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ وہ اس نہایت اہم معاملہ میں اپنی اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ اور تحریر کریں۔ کہ ان برائیوں کو جن کی طرف اس خط میں اشارہ کیا گیا ہے۔ کس طرح رفع کیا جاسکتا ہے۔ اور مختلف افراد و جماعتوں کو اس بارے میں کیا کیا قدم اٹھانا چاہیئے۔

سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

امید ہے۔ حضور بفضلہ عزّ و جلّ و تبارک و تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

میرے پیارے امام مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے۔ اور وہ سب کچھ جماعت کی کمزوریوں کو خامیوں کو دور کرنے سے متعلق ہے۔ میری اس تحریر کو بنظر عمیق مطالعہ کیجئے گا۔ شاید میں نے اس میں پوری طرح سمجھانے کی کوشش نہ کی ہو۔ اگر کوئی خامی پائیں تو خود اصلاح فرمائیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے اندر اس قدر بے توجہی۔ کمزوریاں اور خامیاں پائی جاتی ہیں۔ اور سچ ہے جو خاک معدن عصیاں ہوں۔ پھر کیونکر میں حضور کو جماعت کے ایسے طبقہ کی اصلاح کی طرف توجہ دلا سکتا ہوں۔ جس کے متعلق اندیشناک امور وقوع ہو رہے ہیں۔ اور جس کے متعلق خدشہ ہے۔ کہ اس کا ایمان خدانخواستہ سلب نہ ہو جائے۔ اور وہ قعر مذلت میں گھر جائے اور پھر اسے کوئی رستہ اپنی اصلاح کرنے کا میسر نہ آسکے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا ہے۔ کہ حضور سے کچھ عرض کروں۔ تا ان لوگوں کو ان کی خامیوں سے آگاہ کیا جاسکے۔ جناب الٰہی میں درخواست ہے۔ کہ وہ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور ہمیں صحیح طور پر ایمان اور تقویٰ پر قائم کرے۔ آمین

بے شک حضور نے جماعت کو کئی مرتبہ اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرلے۔ بعض ذی شعور افراد نے اپنی اصلاح کی اور بعض کر رہے ہیں۔ اور دیگر خامیوں اور کمزوریوں کے علاوہ جو جماعت میں اس ابتلاء عظیم سے قبل بھی اور اب بھی پائی جاتی ہیں۔ ایک خطرناک کمزوری رشتہ ناطہ کے بارہ میں بھی پائی جاتی ہے اور یہ خطرناک کمزوری یقیناً آئندہ ... نسلوں پر اثر انداز ہونے والی ہے۔ جس طرف احباب جماعت کو خاص طور پر ... توجہ کرنی چاہیئے۔ جماعت کے بعض لوگوں میں یہ تذکرہ ہو رہا ہے۔ کہ جماعت کا کچھ وقار نہیں۔ جماعت نے جو قانون وضع کئے ہیں۔ وہ صحیح نہیں اور ان پر عمل نہ کرنا موجب زحمت نہیں۔ اس غلط فہمی کی وجہ سے اکثر لوگ آزاد ہوتے جا رہے ہیں۔

مجھے علم نہیں کہ شعبہ رشتہ ناطہ کے کیا فرائض ہیں۔ یا ان کو کیا کیا اختیار دیئے گئے ہیں۔ مگر یہ امر واضح ہے۔ کہ ان کو کافی اختیارات ہوں گے۔ دیکھا گیا ہے کہ یہ شعبہ بالکل کام نہیں کر رہا۔ شاید ہمارا کام نہیں ہوا۔ تو میں سمجھنے لگ گیا ہوں۔ یا حقیقتاً یہ امر ہے۔ بہر حال اس میں بحث نہیں۔ بلکہ امر قابل توجہ یہ ہے کہ اس شعبہ کو جماعت کے نوجوان طبقے سے زیادہ کام رہتا ہے لہٰذا اسے پوری نگرانی سے کام کرنا چاہیئے ہر ایک طبقہ کے لوگوں کا علیحدہ حساب رکھا جائے۔ اور اس کی نگہداشت کی جائے۔ یہ ایک ایسا شعبہ ہے جو جماعت کی اندرونی پالیسی سے تعلق رکھتا ہے۔ اگر یہ شعبہ مناسب اور موزوں رشتے انتخاب نہ کرے گا تو رشتہ کرنے والوں کی زندگی تمام عمر کے لئے اجیرن ہو جائے گی جھگڑے ہوں گے فسادات ہوں گے میاں بیوی کی آپس میں نہ بنے گی۔ ہر طرف نامرادی و ناکامی حسرت اور حسرت ہی نظر آئے گی۔ جماعت میں امراء اور غرباء کی کشمکش شروع ہو جائے گی۔ جماعت کی تعداد ترقی نہ کر سکے گی جماعت کا Birth Rate کم ہو جائے گا۔ جو اقتصادی جماعتی۔ معاشرتی اور مذہبی نظام میں نہایت بری طرح اثر انداز ہو گا۔ گھر گھر اجڑ جائیں گے بیوگان شادیاں نہ کریں گی عمر بھر کا رونا اور انتشار پیدا ہو گا آئندہ نسلوں کا قلع قمع ہو جائے گا تعلیم و تربیت اچھے پیمانہ پر نہ ہو سکے گی۔ غرض جماعت کا نظام درہم برہم ہوتا نظر آئے گا۔ جہاں اور اداروں کو اپنے اپنے کام کی توجہ دینی لازمی ہے وہاں شعبہ رشتہ ناطہ کو بالخصوص زندگی کے اس حصہ کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے جس سے انسانی زندگی کا سکون و اطمینان وابستہ ہوتا ہے۔

فطرت مقتضی ہے کہ اولاد کی خواہش کو مسلسل قائم رکھا جائے۔ یوں ایک نیک اور پاک اولاد کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے لئے ایک موزوں اور عمدہ رشتہ تلاش کیا جائے۔ نیک اولاد والدین کے نام کو جگمگاتی ہے۔ اور بری اولاد تمام خصائل کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ نیک اور پاک سیرت بنظرت اولاد کا استوار کرنا۔ مرد اور عورت کی ذات پر منحصر ہے۔ عورتوں پر مردوں سے کہیں زیادہ پابندیاں اور فرائض عائد ہوتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا بیشتر حصہ اور بنیادی حصہ ماں کی گود میں گزرتا ہے۔ اس لئے یہ مقصود ہے۔ کہ یہ حق ۷۵ فی صدی عورتوں اور ۲۵ فی صدی مردوں پر اطلاق کرتا ہے۔ اس لئے نیک اولاد کی خواہش کو پورا کرنے والی عورت ہے۔ کیونکہ وہی اچھی طرح بچوں کی نگہداشت کر سکتی ہے۔ اولاد مرد اور عورت کے اختلاط پیدا ہوتی ہے۔ اس اختلاط صلح و صفائی کے لئے ضرورت ہے۔ اس امر کی کہ اچھے مردوں کے لئے ان کے مناسب حال اور مناسب طبائع رشتے مہیا کئے جائیں۔

جہاں تک مجھے علم ہے۔ جماعت سے ایسے لوگ بکثرت ملتے ہیں۔ جن کی اولادیں نوجوان بیٹھی ہیں۔ بلکہ بعض ایسے ہیں۔ جن کی لڑکیاں کنواری عمر گزار رہی ہیں۔ اور میں ایسے گھرانوں کے نام پیش کر سکتا ہوں۔ بلکہ بعض نے تو انتظار میں اپنی اولادوں کو بوڑھا کر دیا ہے۔ اور اب وہ لڑکے اور لڑکیاں شادی بیاہ کرنا بھی گویا اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ اور وہ انتظار یہ تھی۔ کہ انہیں کوئی خوبصورت تعلیمیافتہ رہیں نہیں کہ مڈل یا میٹرک تک تعلیم ہو یا صرف مولوی فاضل نہیں۔ بلکہ بی۔ اے اور ایم اے کسی کورٹ کا جج۔ یا کم از کم وکیل صاحب جائداد۔ پھر اس نے اپنی زندگی کا بیمہ بھی کرا رکھا ہو۔ کوئی ایسا بر ملے جو ان کی تمام خواہشات پوری کر دے۔ مگر افسوس تمام خصائل کا ایک جگہ جمع ہونا ناممکن تو ہے۔ مگر مفقود ہے پھر ایک خیال جو ان میں راسخ ہو چکا ہے وہ یہ ہے کہ وہ شرط لگا کر رشتہ کرنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ آپ اگر کھانا زمین فلاں جگہ خرید فرما دیں اور مکانیت بنا دیں۔ تو رشتہ قبول ہو گا ورنہ نہیں۔ پھر دس ہزار حق مہر نقد دو چاہیے تمہاری استطاعت ہو یا نہ ہو۔ کیا ہی لغو باتیں ہیں جن کا انسداد ہونا لازمی ہے۔ پھر لڑکا دن پرستی کا معتقد ہو اور اسے والدین سے سروکار نہ رہے وغیرہ وغیرہ وہ امراض مخصوصہ ہیں جن میں جماعت کا ایک کثیر حصہ مبتلا ہے۔ اور ان چیزوں کا گویا ایک رواج سا پڑتا جا رہا ہے۔

ذیل میں ایک واقعہ جو اصلیت پر مبنی ہے۔ مثال کے طور پر درج کرتا ہوں یہ نہ سمجھئے گا۔ کہ یہ چند واقعات ہیں۔ بلکہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک خطرناک رو جماعت میں پیدا ہو گئی ہے اور کئی واقعات مثال کے طور پر پیش کئے جاسکتے ہیں۔

ایک صاحب (جن کا نام لینا میرے لئے مناسب نہیں) کہ لڑکا نوجوان ہوا۔ اس کے لئے رشتہ کی ضرورت تھی۔ اس کے رشتہ داروں میں سے ایک رشتہ منتخب کیا گیا۔ اور اس کے لئے پیغامات بھجوائے گئے یہ لڑکا جس کے لئے رشتہ مطلوب تھا۔ پنجاب یونیورسٹی کا میٹرکولیٹ تھا۔ اور وہ لڑکی جس کے لئے پیغام بھیجا گیا۔ الہ آباد یونیورسٹی کی انٹرنس پاس تھی لڑکی والوں نے کہا۔ بعض دوسری شرائط بھی موجود میں طے ہو سکیں گی۔ مگر ایک لاینحل مسئلہ درپیش ہے کہ لڑکی یو۔ پی کی سند یافتہ ہے اور لڑکا پنجاب کا۔ بہر صورت لڑکی کی انگریزی زبان پر عبوریت ثابت ہے۔ اور لڑکا انگریزی میں کاہل۔ اس لئے رشتہ نہیں ہو سکے گا۔

اس قسم کی اور مثال ان بے شمار وقوعات میں سے پیش کرتا ہوں جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ ایک رشتہ ہو رہا تھا۔ تمام امور متعلقہ طے ہو گئے صرف دعا خیر ہونا باقی تھی۔ اسی اثنا میں لڑکی والوں کو پتہ نہیں کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ اچھا بھائی یہ تو بتلاؤ ہماری لڑکی جو لے جاؤ گے تو اسے کہاں رکھو گے۔ نہ تمہارا مکان نہ جائداد قادیان تمہارے ہاتھوں چلا گیا۔ اب وہ بدلہ کی ہڈی کریں کھا رہے ہو نہ تمہارے پاس دولت نہ سرمایہ۔ بیچاری کیا کھائے گی خاک؟۔ اول جائداد کا بندوبست کرو۔ پھر مکانیت بناؤ لڑکا بیروزگار ہے۔ تمام آمد ٹھیک کو دیا کرے۔ اگر یہ شرائط منظور ہیں تو بسم اللہ ورنہ ہم تو معذور ہیں۔ دیکھئے یہ رشتہ بھی ٹوٹ گیا ایک اور مثال شاید اس فتنہ کی وضاحت کر دے

ایک احمدی صاحب کا لڑکا جوان ہوا۔ شادی بیاہ کی فکر ہوئی۔ شعبہ رشتہ ناطہ کو لکھا گیا۔ چنانچہ وہاں سے خط آیا فلاں صاحب سے خط و کتابت کریں۔ چنانچہ رجوع ہوا۔ خط و کتابت ہوئی۔ ساتھ ہی ساتھ تحقیقات بھی دونوں طرف سے جاری رہی آخرش لڑکی والوں نے بلوا بھیجا کہ لڑکی کو دیکھ جاویں۔ مارے خوشی سے پھولے نہ سمائے وہاں پہنچے باتیں ہوئیں۔ رسم و رواج ہوئے خوب خوب گھل مل گئے۔ دعوتیں ہوئیں۔ مرغ۔ بٹیرے خوب کھلائے گئے۔ تو میاں صاحب کو کیا ہو گیا کہ رو رہے ہیں۔ کہ ہماری لڑکی پردیس جائے۔ نہ جانے ورنہ لوگوں نے کہا لڑکے کو اپنے کاروبار میں شریک کر لو وہ یہیں ٹھہر جائیگا۔ انہوں نے کہا بات اور ہے ہم کو تو مصیبت ہے۔ کہ تین لڑکیوں کا حق مہر ایک ایک ہزار ہے اب اس کا کیونکر ایک ہزار نہ ہو

لڑکے والوں کو جب علم ہوا۔ تو بہت پریشان ہوئے اور کہا حسب استطاعت حکم ہے۔ مگر میاں صاحب نے کہلوا بھیجا۔ ہمیں اسقدر درکار ہے نمبر اب آپ کو چ کریں۔ چنانچہ یہ رشتہ بھی اچھا خاصہ لڑائی میں پڑ گیا۔ نہ معلوم پھر کیا ہوا۔ یہ حالت ہے ہمارے احباب کرام کی۔ میں اسپر اصلاح کا متمنی ہوں۔ اور ہر شخص ہی ہوگا۔ پھر کیوں نہ اصلاح کی تلقین کی جائے۔

اسی طرح طلاق وغیرہ کے مقدمات پیش ہو رہے ہیں کہتے ہیں طبائع موافق نہیں۔ کس نے اُس وقت جب رشتہ کیا تھا بھنگ پلائی تھی۔ اس وقت تو زیورات۔ مکانات۔ جائیداد اور خوبصورتی کو دیکھتی رہیں۔ اب جو کہتے ہیں کہ دماغ خراب ہے تو قصور کس کا۔ شہر والوں کا؟ یقیناً آپ کا یعنی رشتہ کرنے اور کرانیوالوں کا؟ یہ طرز ت ہے کہ قانون نہیں بدلا جا سکتا۔ مگر تاہم جماعت کے احباب کو چاہیئے۔ کہ رشتہ ناطہ کرتے وقت خوب جانچ پڑتال کر لیا کریں۔ اور یہ بھی ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ کہ خود تو رذیل قسم کا آدمی ہو یا اوسط درجہ کا مگر آرزو یہ باندھے کہ بادشاہ کی لڑکی یا لڑکے کے رشتے طلب کرے اور ساری عمر اپنی اولاد کو برباد کر بٹھائے رکھے۔ بیوگان کی شادی کا انتظام کوئی نہیں۔ حالانکہ یہ بھی کام شعبہ مذکورہ بالا کا تھا۔ کہ وُہ بیوگان کی فہرست مرتب کرے اور اُدھر رنڈے مردوں کی بھی فہرست تیار کرے اور نیک مشاورت اور تحقیق و تدقیق کر کے رشتے کروا دینے چاہئیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ جماعت میں اس قدر کنوارے اور کنواریاں ہیں۔ کہ کسی اور فرقہ میں اس قدر نہیں دیکھے گئے۔ اگر میں غلطی نہ کروں تو یہ عرض کر دوں کہ حضور تحریک فرمادیں کہ وقت نازک ہے۔ اور بچوں بچیوں کا بوجھ اتار دینا ازبس ضروری ہے۔ اس لئے دوست توجہ فرماویں۔ انشاء اللہ احباب توجہ کرینگے اور خدا کرے۔ ان کے دلوں سے بغض اور کینہ نکل جائے۔ اور پھر وُہ راہِ راست پر آجاویں۔ خداتعالےٰ ہمیں توفیق عمل فرماوے

(خواجہ محمد شریف ارشد چکوال)

ہدایت ہو۔ اور پھر وُہ گمراہی کو قبول کرے وُہ یقیناً بڑا مجرم ہے۔۔۔"

وُہ شخص جو اپنے آپکو احمدی کہتا ہے لیکن احمدیت کی شان کے شایان اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔ مطلوبہ قربانیوں سے پہلو تہی کرتا ہے۔ یقیناً وُہ بڑا مجرم ہے نہ کہ ہدایت یافتہ

(نظارت بیت المال)

دین کو دُنیا پر مقدم کرنا

دنیاوی رہنماؤں اور روحانی رہنماؤں میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی رہنما تو لوگوں کو اس رستے پر چلاتے ہیں۔ کہ جس پر لوگ خود چلنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ مگر روحانی رہنما لوگوں کے لئے ایسا رستہ تجویز کرتے ہیں۔ کہ جس پر لوگ چلنے کے لئے تیار نہیں ہوتے چنانچہ قرآن کریم میں ہے اَفَکُلَّمَا جَاءَکُم رسولٌ بما لا تھوٰی انفسکم ففریقًا کذبتم و فریقًا تقتلون (البقرہ) کہ جب کبھی تمہارے پاس خدا کا برگزیدہ آیا۔ وُہ ایسی تعلیم لایا۔ جس کو تم لوگ نہیں چاہتے تھے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کے ایک فریق کو تم جھٹلاتے رہے اور ایک فریق کے قتل کے درپے رہے اس آیت سے ثابت ہے کہ خدا کے روحانی بندے لوگوں کے سامنے وُہ پیش کرتے ہیں۔ کہ جو لوگوں کو پسند نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دُنیا میں ایسے وقت مبعوث ہوئے۔ جبکہ دنیا کے لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے اور دجالی فتنہ کے اثر کے ماتحت الّذِین ضل سعیھم فی الحیٰوۃ الدُّنیا کے مصداق بن رہے تھے۔ ایسے وقت میں حضور نے خدا کے ارشاد کے ماتحت اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی۔ کہ سب لوگ دُنیا کو دین پر مقدم کر رہے ہیں۔ میرے ماننے والوں کا یہ فرض ہے کہ دین کو دُنیا پر مقدم کریں۔ اور یہ عہد آپ ہر بیعت کنندہ سے لیتے تھے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے کہ جماعت احمدیہ کے احباب بہت حد تک اس عہد کے مطابق کام کرتے ہیں۔ لیکن ابھی بہت ضرورت ہے۔ کہ احباب میں اس تحریک کو چلایا جائے۔ اور نگرانی کی جائے۔ اور دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا عہد یاد کرایا جائے۔ اور اُس کے مطابق عمل کرایا جائے۔

عہدیداران جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وُہ توجہ فرمادیں۔ اور اپنی اپنی جماعتوں میں مندرجہ عہد کے مطابق تعمیل کروائیں۔

خاکسار

عبد السلام اختر ناظر تعلیم و تربیت

محض عقیدہ کا ماننا نجات نہیں دے سکتا

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص جانتے ہوئے غلطی کرتا ہے۔ وُہ زیادہ سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ جس کے پاس ہدایت ہو۔ اور پھر وُہ گمراہی کو قبول کرے وُہ یقیناً بڑا مجرم ہے۔ پس کسی عقیدہ کو ماننے کی وجہ سے یہ خیال نہ کرلو۔ کہ اب تم عذاب سے بچ گئے۔ کسی عقیدہ کا ماننا تم کو نجات نہیں دلوا دیتا۔ بلکہ کسی عقیدہ کو ماننا تمہارے لئے ایسے اعمال اور خیالات میں ممد ہوتا ہے جن کی وجہ سے نجات مل جائے۔ اگر اس عقیدہ کے باوجود تمہارے اعمال اور تمہارے افکار میں اصلاح نہیں ہوئی۔ تو یہ زیادہ خطرناک بات ہے تسلی کی بات نہیں۔۔۔۔۔۔"

یعنی کسی شخص کا محض یہ کہہ دینا کہ میں اب احمدی ہوں۔ اس کے لئے باعث خوشی اور راحت نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کے اعمال میں بھی تبدیلی نہ ہو۔ اور تبدیلی بھی ویسی جیسی احمدیت یعنی حقیقی اسلام چاہتا ہے اسلام اور احمدیت چاہتی ہے کہ ہر مومن کم از کم پانچوں مقررہ وقتوں میں باجماعت نماز ادا کرے اسلام اور احمدیت چاہتی ہے کہ ہر احمدی کم از کم رمضان میں پورے روزے رکھے۔ اسلام اور احمدیت چاہتی ہے کہ ہر احمدی اپنے وقت کا زیادہ سے زیادہ حصہ تبلیغ میں خرچ کرے اسلام اور احمدیت چاہتی ہے۔ کہ ہر احمدی اپنے اموال سے معتد بہ حصہ سلسلہ کی اغراض کے لئے سلسلہ کو دے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس بارہ میں فرمایا ہے۔ کہ

"اس مصیبت کے وقت میں زیادہ سے زیادہ کماؤ۔ کم سے کم خرچ کرو۔ اور زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے اس سے زیادہ جتنی خداتعالےٰ توفیق عطا فرماتے۔"

تو جو احباب اپنے اعمال اور قربانیوں کو اس رنگ میں ڈھال لینگے۔ جس رنگ میں اسلام اور احمدیت چاہتی ہے۔ تو وُہ نہ صرف عذاب اور الٰہی ناراضگی سے بچینگے۔ بلکہ انکے اعمال بھی درست ہو جائینگے اور نیک اور صالح اعمال بجالانے کی انکو توفیق ملیگی اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور اس کا قرب اسکو حاصل ہوگا لیکن جو لوگ اپنی قربانیوں کو اس رنگ میں پیش کرنے سے دریغ کرینگے جس رنگ میں اسوقت احمدیت ان سے مطالبہ کرتی ہے۔ تو جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے "جو شخص جانتے ہوئے غلطی کرتا ہے زیادہ سزا کا مستحق ہوتا ہے جسکے پاس

(باقی کالم نمبر۱ کے نیچے)

میر لائق علی حیدر آباد پہنچ گئے

حیدر آباد دکن ۲۷ مئی - حیدر آباد کے وزیر اعظم میر لائق علی نے دہلی میں انڈو حیدر آباد سہ روزہ گفت و شنید کے متعلق نمائندگان پریس کو بتایا کہ صورت حال پر امید ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ آپ ہندوستان سے چند تجاویز ہمراہ لائے ہیں - جن میں سے نظام حیدر آباد کو کوئی ایک قطعی طور پر منتخب کرنی ہو گی - پیشتر اس کے میر لائق علی دوبارہ واپس دہلی لوٹیں - میر لائق علی آج شام نظام کی خدمت میں حاضر ہوئے توقع کی جاتی ہے کہ کل آپ اپنے دورہ کے نتائج سے وزارت کو آگاہ کریں گے -

مسٹر پٹیل مسوری سے ڈیرہ دون

مسوری ۲۷ مئی - مسٹر پٹیل کو ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق مسوری سے ڈیرہ دون منتقل کر دیا گیا ہے - ایک معتد بہ عرصہ کے لئے وہیں قیام رہے گا - کیونکہ تاحال مسٹر پٹیل کی صحت اطمینان بخش نہیں بتائی جاتی -

پاکستان کیلئے جاپان سے مشینری سوت اور کپڑا

کراچی ۲۷ مئی - کل جاپان کے تجارتی وفد نے دوبارہ پاکستان کی وزارت کامرس و امور اقتصادیات کے حکام سے ملاقات کی یہ معلوم ہوا ہے کہ وفد کے رہنما مسٹر [illegible] نے پاکستانی حکام پر اس امر کو واضح کیا کہ جاپان پاکستان کو خام روئی - پٹ سن - چمڑے اور کھالوں کے عوض سوت - کپڑے کا مال مشینری اور مشینوں کے پرزہ جات مہیا کر سکتا ہے -

پٹواریوں اور نمبرداروں کو اعزازی معاوضے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۲۸ مئی

حکومت مغربی پنجاب نے غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی اراضی کے لگان کی وصولی کا کام بھی پٹواریان مال اور نمبرداروں ہی کے سپرد کر دیا ہے وصول شدہ لگان میں سے ۲½ فیصدی رقم علیحدہ کر کے اس میں سے ۲ فی صدی لگان جمع کرنے والے نمبرداروں اور ½ فی صدی ان پٹواریوں کو ادا کی جائے گی - جو اس کام کو انجام دینے کے لئے زائد کام کریں گے یہ ۲½ فیصدی معاوضہ اعزازی ہو گا - اور جس قدر کوئی مستعدی سے تشخیص اور وصول کریگا - اسی قدر حاصل کر سکے گا -

ضروری اشیاء کی باہمی فراہمی کا معاہدہ

نئی دہلی - ۲۷ مئی - کراچی میں دو روزہ بین المملکتی کانفرنس کے اختتام پر کل ہندوستانی و پاکستانی نمائندوں نے ضروری اشیاء کی فراہمی کے لئے ایک باہمی معاہدہ پر دستخط کر دیئے - معلوم ہوا ہے کہ سمجھوتہ میں ایک سال کی مدت یکم جولائی ۱۹۴۹ء سے شروع ہو گی - معاہدہ کی رو سے ضروری اشیاء مثلاً کوئلہ کپڑا - کیمیاوی اشیاء چرم اور پالش بیٹری پینٹ وارنش ریلوے ذخائر اور فولاد ہندوستان سے پاکستان کو فراہم کی جائیں گی - پاکستان ہندوستان کو خام پٹ سن - اجناس خوردنی - چرم کھالیں اور معدنی نمک مہیا کرے گا -

مغربی پنجاب میں کپڑے کی نایابی و گرانی کا اسباب

لاہور ۲۷ مئی - کپڑے کے صوبائی کنٹرول آفیسر نے ایک بیان میں کہا - کہ مغربی پنجاب میں کپڑے کی نایابی اور گرانی کا سبب یہ تھا کہ ہندوستان سے آنے والے کپڑے کی ہندوستان میں کنٹرول اٹھنے سے پہلے کی قیمتوں پر ۵۰ فی صدی محصول کا اضافہ کر دیا گیا تھا - بین المملکتی معاہدہ کی شرائط کے مطابق پاکستان سے ہندوستان کو خام روئی روانہ کی جاتی رہی - لیکن کوئی کپڑا نہ آتا رہا - اس کے علاوہ حکومت مشرقی پنجاب اپنے وعدہ کی پابند نہ رہی - تقسیمی کونسل کے فیصلہ کے مطابق اسے مغربی پنجاب کی تقسیم سے پہلے کے صوبائی کوٹے سے جو مشرقی پنجاب میں پڑا تھا - ۳۵۰۰۰ گانٹھیں دینی تھیں - اسی فیصلہ کے مطابق دستی کھڈیوں کو سوت کی ۴۴ ۵ گانٹھیں اگست ۱۹۴۷ء کے بعد ہر مہینہ مغربی پنجاب کو بھیجی جانی ضروری تھیں - لیکن مکرر یاددہانیوں کے باوجود تاحال کچھ بھی نہیں ملا -

مغربی پنجاب کا وزارتی تنازعہ
کیا فیروز خان نون دین محمد اور محمد حسین وزارت میں لئے جائیں گے

لاہور ۲۷ مئی :- خان افتخار حسین خان وزیر اعظم مغربی پنجاب وزارتی تنازعہ کے مسئلہ پر وزیر اعظم پاکستان خان لیاقت علی خان سے ہفتہ بھر کے مشورہ کے بعد لاہور پہنچ گئے ہیں - توقع ہے کہ جلد ہی نئے وزراء کا اعلان کر دیں گے -

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ خان لیاقت علیخاں نے خان ممدوٹ کے اس رویہ کو کہ وہ جب تک ہاؤس کا اعتماد انہیں حاصل ہے - وزارت عظمےٰ کے عہدہ پر جمے رہیں گے سراہا اور انہیں یقین دلایا کہ مرکزی وزارت کو اس وزارتی تنازعہ سے کوئی دلچسپی نہیں اور وزیر اعظم کو اپنے رفقاء منتخب کرنے کی پوری آزادی ہے - توسیع شدہ وزارت [illegible] ۷ وزراء پر مشتمل ہو گی - اور اس میں جسٹس دین محمد - ملک فیروز خاں نون اور چوہدری محمد حسین کے لئے جانے کا امکان ہے -

کشمیری مسلمانوں کو جبراً مشرقی پنجاب بھیجا جا رہا ہے ؟

لاہور ۲۷ مئی مفتی ضیاء الدین ضیاء آل جموں و کشمیر کانفرنس لاہور نے ایک بیان فرمایا ہے کہ مسلمانان کشمیر کو اکثریت سے اقلیت میں تبدیل کرنے کے ارادے سے مسلمانان کشمیر کو زبردستی ہوائی جہازوں کے ذریعہ مشرقی پنجاب بھیجا جا رہا ہے - تاکہ جموں و کشمیر میں آنے والے استصواب رائے عامہ میں مسلمان کم ہونے کی وجہ سے ہندوستان کو زیادہ ووٹ حاصل ہو سکیں - جو شخص مشرقی پنجاب جانے سے انکار کرتا ہے - اسے گولی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے - سکھ اور ہندو ڈوگرے کو دھڑا دھڑ کشمیر بھیجا جا رہا ہے

جموں و کشمیر کے بے روزگار

لاہور ۲۷ مئی جموں و کشمیر کے بے روزگار مہاجروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اگر کسی قسم کا کام جانتے ہوں تو فوراً اپنی درخواستیں آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے دفتر نمبر ۲۲ ریلوے روڈ متصل سبزی منڈی لاہور میں بھیجیں

دس ہزار ہندوستانی مسلمان حج کیلئے جائینگے

نئی دہلی ۲۷ مئی معلوم ہوا ہے کہ مکہ میں حج کے لئے اس سال دس ہزار مسلمانوں کو بھیجانے کا بندوبست حکومت کیطرف سے کر دیا گیا ہے - پانچ سو کے قریباً اسپیشل مسلمان اس سال حج کرنے جائینگے

حیدر آباد جانیوالے ۴۰ مسلمان گرفتار

ناگپور ۲۷ مئی - حکومت سی پی نے ایک پریس نوٹ میں کہا ہے کہ حیدر آباد کے علاقہ سے باہر حیدر آباد کی فوج میں بھرتی کے واقعات کے ثبوت مل گئے ہیں -

اس ہفتہ کے دوران میں دو پٹھان اور اڑتیس تنومند مسلمان جو حیدر آباد کی فوج میں شامل ہونے کے لئے حیدر آباد جا رہے تھے گرفتار کر لئے گئے -

چینی کے استعمال پر پابندیاں منسوخ

لاہور ۲۷ مئی - مغربی پنجاب کی حکومت نے چینی کے استعمال پر سے پابندیاں دور کر دی ہیں حلوائی مٹھائی بنانے والے اور صنعتی و دیگر ادارے اب اس چینی کو آزادانہ استعمال کر سکتے ہیں

افغانی فوج میں ہندوؤں کی بھرتی
کابل کے "اصلاح" نے تصدیق کر دی

کابل - ۲۷ مئی :- اخبار "اصلاح" نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ افغانستان کی فوج میں ہندوؤں اور سکھوں کو بھرتی کیا گیا ہے

مری کو صدر مقام بنانے کی تجویز

بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حکومت نے مری کو مغربی پنجاب کے صدر مقام کے طور پر چنا ہے - اور اسکی ترقی کے لئے ایک سکیم تیار کی جا رہی ہے - جو آئندہ دو سال میں مکمل ہو گی - اس خبر کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں - اس وقت اس قسم کی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے

آزاد کشمیر کے علاقوں کا دورہ

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۲۸ مئی

موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ ورلڈ مسلم ایسوسی ایشن کے صدر مولوی شبیر احمد عثمانی اور کشمیر امدادی کمیٹی کے سیکرٹری کو کشمیر کی آزاد حکومت کی طرف سے محاذ کشمیر اور دیگر حالات کو بچشم خود دیکھنے کی جو دعوت دی گئی تھی - ان دونوں صاحبوں نے اسے منظور کر لیا ہے اور کہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی ۵ جون کو آزاد کشمیر علاقے کے دورے کے لئے روانہ ہو جائینگے -

آزاد کشمیر علاقے کے دورے میں یہ دونوں صاحب ان محاذوں کا مشاہدہ بھی کریں گے - جہاں ہندوستانی حکومت نے زبردست حملے کرنے کا دعوےٰ کیا ہے -